السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض عورتیں رمضان میں مانع حیض گولیاں استعمال کرتی ہیں تاکہ انہیں رمضان کے بعد روزوں کی قضا نہ دینا پڑے۔ سوال یہ ہے کیا ان گولیوں کا استعمال جائز ہے؟ اور کیا اس سلسلہ میں کچھ قیود بھی ہیں، جن کی عورتوں کےلیے پابندی لازم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں میری رائے یہ ہے کہ عورت کو مانع حیض گولیاں استعمال نہیں کرنا چاہئیں بلکہ اسے ایسی حالت میں رہنا چاہیۓ جو اللہ تعالیٰ نے اس کےلیے اور دیگر تمام بنات آدم کےلیے مقرر فرما رکھی ہے۔ ماہواری کے اس نظام میں بھی اللہ تعالیٰ نے حکمت رکھی ہے۔ یہ حکمت عورت کی طبیعت کے مناسب ہے۔ لہذا عورت اگر اپنی ماہواری کی عادت روکے گی تو یقینا اس کا ایک رد عمل بھی ہوگا جو عورت کی جسمانی صحت کےلیے نقصان دہ ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(لاضرر ولاضرار) (سنن ابن ماجہ' الاحکام' باب من بنی فی حقہ مایضر بجارہ' ح: 2340)

''نہ نقصان اٹھاؤ اور نہ نقصان پہنچاؤ۔''

جیسا کہ اطبا نے ذکر کیا ہے، ان گولیوں کا استعمال رحم کےلیے بھی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، لہذا میری رائے یہ ہے کہ خواتین کو یہ گولیاں استعمال نہیں کرنا چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نظام اور اس میں موجود حکمت و مصلحت پر ہم اس کی تعریف کرتے ہیں۔ عورت کو جب حیض شروع ہو جائے تو اسے نماز اور روزہ سے رک جانا چاہیے، جب پاک ہو جائے تو پھر نماز اور روزہ شروع کر دے اور جب رمضان ختم ہو جائے تو اپنے ان روزوں کی قضا دے جو حیض کی وجہ سے نہیں رکھ سکی تھی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج2 صفحہ201

محدث فتویٰ